از عدالتِ عظمیٰ

دی اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا و دیگراں

بنام

نیو میرین کول کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

تاریخ فیصلہ: 14 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908

بازیابی کے لیے دعویٰ-درجہ-I کوئلے کی فراہمی کے لیے معاہدہ-درجہ-II کوئلے کی فراہمی لیکن درجہ-I کوئلے کی قیمت جمع کی گئی-بعد کے بلوں میں زیادہ ادائیگی کو متعین کیا گیا-ٹرائل کورٹ کا مؤقف ہے کہ جوابی دعوے اور اس پر عدالتی فیس کی عدم موجودگی میں متعین نہیں کی جائے گی-ڈیگری بابت دعویٰ اجرا کی گئی-اپیل پر، عدالت عالیہ ڈگری کی تصدیق کرتی ہے-اپیل ہونے پر، اپیل کنندگان دھوکہ دہی کے انکشاف پر فریق کے ذریعہ مستقبل کی فراہمی سے زیادہ ادائیگیوں کو متعین کرنے کے حقدار ہیں-مقدمہ ٹرائل کورٹ میں بھیج دیا گیا-اپیل گزاروں کو متعلقہ مدت کے دوران کی گئی کل فراہمی اور درجہ-I اور درجہ-II کوئلے کی قیمت کا ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا-زیادہ ادائیگیوں کو متعین کیا جائے اور چھ ماہ کے اندر نئی ڈگری حاصل کی جائے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3496، سال 1982۔

اصل ڈگری نمبر 30، سال 1973 سے اپیل میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 20.5.82 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جے دیپ گپتا اور کے جے جان۔

جواب دہندہ کی طرف سے بی بی سنگھ اور راجیو سنگھ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 20 مئی 1982 کو پٹنہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ایف اے نمبر 30، سال 1973 کے 20 مئی 1982 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ میسرز کرکنڈ کول کمپنی جس کا نام اب نیو میرین کول کمپنی لمیٹڈ رکھا گیا ہے (مختصر طور پر، مدعی) نے اپیل کنندہ مدعا علیہ کو فراہم کردہ کوئلے کی قیمت کے لیے 1,13,000 روپے کی رقم وصول کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ اپیل گزاروں کا معاملہ یہ ہے کہ مدعی کو 7 دسمبر 1962 سے جون 1967 کے درمیان درجہ-I کوئلے کی فراہمی کرنی تھی۔ درجہ I کوئلے کے بجائے درجہ II کوئلہ فراہم کیا گیا لیکن درجہ I کوئلے کی قیمت معاہدے نمائش C سلسلہ وار کے تحت جمع کی گئی، معاہدے کی ایک شق یہ تھی:

"ہم اس بات پر متفق ہیں کہ سپلائی کے معیار یا مقدار کے پیش نظر ضروری متعین ہمارے بلوں یا آئندہ بلوں سے کی جا سکتی ہے۔"

اس کے تحت وہ دسمبر 1962 سے جون 1967 کی مدت کے دوران کی گئی زیادہ ادائیگی کو متعین کرنے کے حقدار ہیں اور اسی کے مطابق انہوں نے متعین کی۔ مسائل کے تعین اور شواہد کے پیش کرنے کے بعد، ٹرائل کورٹ نے پایا کہ اگرچہ ایڈ جسٹمنٹ کے لیے ایسا معاہدہ موجود تھا، لیکن جب تک اپیل کنندگان وضعِ دعویٰ یا جوابی دعویٰ دائر کر کے عدالتی فیس ادا نہیں کرتے، وہ اس رعایت کے حقدار نہیں ہوں گے۔ نتیجتاً مقدمے کا فیصلہ صادر کر دیا گیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے پایا کہ قرارداد اور مستقبل کے بلوں سے ایڈ جسٹمنٹ کی روشنی میں اپیل کنندگان مستقبل کی فراہمی سے اسے ایڈ جسٹ کرنے کے حقدار تھے کیونکہ نمائش D سال 1969 میں پہلی بار دھوکہ دہی کا پتہ چلا تھا۔ محکمہ آڈٹ کی طرف سے اس بات کی نشاندہی کرنے کے بعد کہ مدعی نے درجہ-II کوئلے کی فراہمی کی تھی لیکن درجہ-I کوئلے کی قیمت وصول کی تھی، اپیل کنندگان اسے ایڈ جسٹ کرنے کے حقدار تھے۔ لیکن ریکارڈ پر موجود شواہد سے تقریباً 12,038 ٹن کوئلہ فراہم کیا گیا لیکن 7 دسمبر 1962 اور جون 1967 کے درمیان فراہم کیے گئے کوئلے کی کل مقدار ریکارڈ پر نہیں لائی گئی اور یہاں تک کہ متعلقہ مدت کے دوران درجہ II اور درجہ I کے لیے جو قیمت موجود تھی وہ بھی پیدا نہیں کی گئی۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ ڈگری سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس طرح اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لہذا سوال یہ ہے کہ کیا عدالتِ عالیہ نے اپیل کو خارج کرنے اور اس مقدمے کے حقائق پر ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کرنے میں جواز پیش کیا؟ عدالت عالیہ نے ایک حقیقت کے طور پر یہ پایا، اور ہم اس سے قرار داد ہیں، کہ فریقین کے درمیان معاہدے کے تحت زیر التواء یا اس کے بعد کے بلوں میں اضافی یا زیادہ ادائیگی کو ایڈجسٹ کرنا ضروری تھا اور فریقین اس کے پابند تھے۔ نتیجتاً، اپیل کنندگان مدعی کی طرف سے مستقبل میں کی جانے والی فراہمی سے زیادہ ادائیگیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے حقدار ہیں۔ یہ بھی پایا گیا ہے کہ مدعی نے دھوکہ دہی کا ارتکاب کیا اور درجہ I کوئلے کی قیمت کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جبکہ حقیقت میں درجہ II کوئلہ اپیل گزاروں کو فراہم کیا گیا تھا۔ دھوکہ دہی کے دریافت ہونے کے بعد، اپیل گزاروں نے مدعی کو قابل ادائیگی مستقبل کے بل سے زیادہ ادائیگیوں کی رقم کو ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس حقیقت کو تلاش کرنے کے بعد، لازمی طور پر، عدالت عالیہ یا تو فریقین کو موقع دینے کے بعد، ٹرائل کورٹ سے نتیجہ طلب کرتی، اور فریقین کے حقوق کا فیصلہ کرتی یا اپیل گزاروں کو موقع دینے کے لیے معاملہ ٹرائل کورٹ کو بھیج دیتی تاکہ وہ اس جانب سے ریکارڈ پر ثبوت پیش کر سکیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مؤخر الذکر زیادہ قابل عمل ہو گا۔ اس کے مطابق، ہم عدالت عالیہ کے فیصلے کے اس حصے اور ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو الگ کرتے ہیں اور مقدمے کو ٹرائل کورٹ میں بھیج دیتے ہیں۔ ٹرائل کورٹ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپیل گزاروں کو 7 دسمبر 1962 سے دسمبر 1967 کے آخر تک کی مدت کے دوران کی گئی کل فراہمی اور درجہ I اور درجہ II کوئلے کی موجودہ قیمت کا ثبوت پیش کرنے کا موقع فراہم کرے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر سپلائی 12,038 ٹن سے زیادہ ہے، جیسا کہ عدالت عالیہ نے پایا ہے، تو اس بات کو بھی مدنظر رکھا جانا چاہیے کہ مدعی کو موصول ہونے والی زیادہ ادائیگی کی اصل رقم کتنی تھی، اسے مدعی کو ادا کی جانے والی رقم کے ساتھ ایڈجسٹ کریں، اور پھر اسی کے مطابق ڈگری حاصل کریں۔ یہ آرڈر کی نقل موصول ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر کیا جائے گا۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document